السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک والد جو ابھی تک حیات ہے ۔ اس نے اپنا مکان اپنی دو بیٹیوں کے نام کروا دیا ہے ۔ اور بیٹوں کو کچھ نہیں دیا اور کہتا ہے کہ اگر تم نہیں لو گی تو میں کسی اور کو دے دوں گا اور کبھی بیٹوں کو نہیں دوں گا کیا اس صورت حال میں بیٹیاں وہ مکان لے سکتی ہیں جبکہ بیٹے اور بیٹیاں سب شادی شدہ ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

والد کا فرض ہے کہ وہ اپنے بیٹے اور بیٹیوں کے درمیان اپنی زندگی میں عدل وانصاف سے کام لے صحیح بخاری کی نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ والی حدیث اور دیگر احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کو اپنی اولاد خواہ بیٹے ہوں خواہ بیٹیاں خواہ ملے جلے میں عدل ومساوات سے کام لینا ضروری ہے اگر والد صاحب کسی وجہ سے اپنے فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لے رہے ہیں تو اولاد خواہ بیٹے ہیں خواہ بیٹیاں کی ذمہ داری ہے کہ ان کی خلاف شرع تقسیم کو نہ قبول کریں اور نہ خلاف شرع تقسیم میں ان کا ساتھ دیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

وراثت کے مسائل ج1ص399

محدث فتویٰ